سوال

(58) میلاد النبی ﷺ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن منانا کیا حکم رکھتا ہے؟ کیا صحابہ، تابعین یا ان کے علاوہ دیگر سلف صالح سے اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا دین کے اندر ایک نئی بدعت ہے اور جب سے دنیائے اسلام میں جہالت پھیلنا شروع ہوئی ہے، گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا، وہم وشبہ میں پڑنا اور دوسروں کو اس میں مبتلا کرنے کا فتنہ پھیلا ہے لوگوں کی عقل و بصیرت پر پردے پڑگئے ہیں اور اندھی تقلید ان پر غالب آگئی ہے۔ یہ لوگ شرعی دلائل سے ثابت اور راجح مسائل اختیار کرنے کی بجائے فلاں اور فلاں کے قول وقرار کی طرف متوجہ ہونے لگے ہیں۔

میلاد النبی کا مسئلہ نہ تو صحابہ کرام کے ہاں کوئی قابل ذکر مسئلہ تھا اور نہ تابعین کے ہاں اور نہ تبع تابعین کے ہاں اس کی کوئی اہمیت وحیثیت تھی۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین من بعدي تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وإیاکم ومحدثاة الأمورفإن کل بدعة ضلالة (سنن ابن ماجه: کتاب فی الایمان وفضائل الصحابة، باب اتباع سنة الخلفاء، حدیث 42۔ صحیح ابن حبان: 178/1، حدیث: 5)

''میری اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اسے خوب تھامے رہنا، بلکہ دانتوں سے پکڑے رہنا، اور نئی نئی باتوں سے بچنا، بلاشبہ (دین میں) ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

من أحدث فی أمرنا هذا مالیس منه فهورد (سنن ابن ماجه: کتاب فی الایمان وفضائل الصحابة، باب اتباع سنة الخلفاء، حدیث 42۔ صحیح ابن حبان: 1/178، حدیث: 5)

"جس نے ہمارے اس معاملہ دین میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔"

جبکہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں :

مَن عَمِلَ عَملاً لیسَ علیہ اَمرُنا ہذا فھوردٌ (صحیح مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب نقض الاحکام الباطلۃ۔ ۔ ۔ ، حدیث : 1718۔ مسند احمد : 180/6 حدیث 25511)

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے متعلق ہمارا حکم اور تلقین نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

اگر لوگوں کا مقصد میلادالنبی منانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو زندہ اور تازہ رکھنا ہے تو یہ مقاصد اس ناپسندیدہ بدعت کے بغیر بھی حاصل ہوسکتے ہیں جب کہ یہ بدعت اپنے جلو میں بہت سے مفاسد کے علاوہ کئی فواحش و منکرات بھی لیے ہوئے ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر علیہ السلام کے متعلق خود ہی فرمادیا ہے کہ :

وَرَفَعنَالَکَ ذِکرَکَ ٤ ''ہم نے آپ کا ذکر بہت بلند کردیا ہے۔''

چنانچہ اذان، اقامت، خطبہ، نماز میں تشہد اور درودوسلام اور جہاں بھی آپ کا نام نامی سنائی دے آپ کے لیے درودوسلام پڑھنے کا حکم ہے، ان کے ذریعے سے آپ کا ذکر ہر وقت بلند ہورہا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے، آپ نے فرمایا :

''بہت بڑا بخیل ہے وہ آدمی، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔'' (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب قول رسول اللہ رغم انف رجل، حدیث 3546 صحیح۔ مسند احمد بن حنبل : 1/201، حدیث 1736، اسنادہ قوی)

آپ علیہ السلام کی تعظیم اس بات میں ہے کہ آپ کی تعلیمات اور آپ کی سنتوں پر عمل کیا جائے، آپ نے جو خبریں دی ہیں ان کی تصدیق کی جائے، جن باتوں سے آپ نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہا جائے، عبادت اس طرح کی جائے جیسے کہ آپ کا طریقہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت بالا ہیں کہ سال کے آخر میں صرف ایک بار آپ کا ذکر ہو۔

اگر میلاد کی یہ محفلیں کوئی نیکی کا کام ہوتیں یا ان کا برپا کرنا راجح اور افضل ہی ہوتا تو ہمارے سلف صالحین اس نیکی کے ہم سے کہیں بڑھ کر تھے۔ نیکی میں ان کی حرص انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔

یہ محفلیں برپا کرنے والوں کا اصل معاملہ یہ ہے جیسے کہ اہل علم نے بیان کیا ہے کہ جب لوگوں کے دین میں کمزوری آئی، بے عملی اور بے دینی نے ان پر غلبہ پایا تو ان لوگوں نے موقعہ بموقعہ اپنے کچھ بزرگوں کے دن منانے شروع کردیئے ہیں۔ اور یہ لوگ یہ دیکھنا گوارا نہیں کرتے کہ ان کے یہ بزرگ دینی اعتبار سے کس پائے کے تھے، دین و شریعت کے کس قدر پابند تھے۔

دراصل یہ لوگ بزرگوں کی تعظیم کے نام سے اپنے آپ کو شریعت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ کسی بزرگ کی حقیقی تعظیم تبھی ہوسکتی ہے جب اس کی تعلیمات وارشادات کو تسلیم کیا جائے اور وہ اعمال خیر سرانجام دیئے جائیں جن سے اس کا مقام و مرتبہ بنا ہو اور نبی کے دین کو عزت حاصل ہوئی ہو۔

ہمارے سلف صالحین نبی علیہ السلام کی تعظیم و توقیر میں بہت آگے تھے۔ اسی طرح خلفائے راشدین اور ان کے بعد دیگر صالحین کے ساتھ ان کا تعلق انتہائی معیاری تھا۔ ان کی تعظیم و توقیر میں یہ لوگ اپنے جان ومال سے کوئی دریغ نہ کرتے تھے۔ وہ ان رسموں ریتوں سے تعظیم و توقیر نہ کرتے تھے جو ہمارے اس دور میں پھیل رہی ہیں۔ یہ لوگ ان بزرگوں کی سیرت اپناتے نہیں، اتباع کرتے نہیں، بس گمراہی اور ضلالت بھرے خالی خولی نعرے ہی لگاتے ہیں اور اس میں بھی کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ اللہ کی مخلوق میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ یگانہ شخصیت ہیں جو کسی بندے کی طرف سے عظیم ترین تعظیم و توقیر کی مستحق ہیں جو آپ علیہ السلام کی شان کے لائق ہو۔ مگر یہ تو کوئی تعظیم نہیں کہ

آپ کے لیے ایسے اعمال کرنے شروع کر دیئے جائیں جو عبادت کی شکل میں صرف اور صرف اللہ عزوجل کا حق ہے۔

اور لوگوں کی نیتوں کا بہترین اور خوبصورت ہونا بھی بدعت کے فعل کو جائز نہیں بنا دیتا ہے۔ سابقہ امتوں میں جو گمراہیاں آئی تھیں وہ سب اچھی نیتوں کی وجہ ہی سے آئی تھیں حتی کہ انہوں نے اصل دین ہی کو بدل ڈالا تھا اور اصل شریعت مٹ مٹا گئی تھی۔

ہمارے سلف صالحین نے اگر اس طرح کی غفلت کی ہوتی جیسی کہ سابقہ امتوں نے کی تھی یا جواب ہمارے عوام کے اندر راہ پا رہی ہے تو ہمارا اصل دین بھی جائع ہو گیا ہوتا۔ مگر ہمارے صالح علماء نے ہمارے اصل دین کو ہمارے لیے محفوظ رکھا ہے۔ اللہ ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے سرفراز فرمائے۔ لہذا ہمارا فرض ہے کہ اصل دین کی طرف رجوع کریں اور اپنے دانتوں سے اسے مضبوط پکڑے رہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ عید میلاد النبی منانا دین میں ایک ناپسندیدہ بدعت ہے اور اس موضوع پر ہم نے ایک مستقل رسالہ بھی لکھا ہے جس میں اور بھی تفصیل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 112

محدث فتویٰ